بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ — شمارہ ۵

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd No. D 67

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالکِ غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

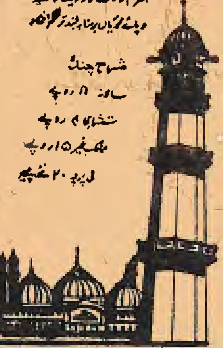

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ر تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۳۰ر صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضورِ انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۳۰ر صلح۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحب مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ ۲۸/۲۹ جنوری کی درمیانی رات بے چینی اور بے خوابی میں گزری۔ برانکل سپزم کی وجہ سے سانس کی شدید تکلیف رہی اس لئے آکسیجن کا استعمال کرنا پڑا۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق علاج جاری ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۴ر تبلیغ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۸ر ذیقعد ۱۳۸۸ھ — ۶ر تبلیغ ۱۳۴۸ ہش — ۶ر فروری ۱۹۶۹ء

ہائیڈروجن بم سے کہیں بڑھ کر ہلاکت آفرین خطرۂ عظیم

مغربی تہذیب انتہائی برق رفتاری سے اخلاقی موت کی آغوش میں جا رہی ہے

کیلیفورنیا (امریکہ) سے شائع ہونے والے مشہور ومعروف انگریزی رسالہ "دی پلین ٹروتھ" (THE PLAIN TRUTH) کے ستمبر ۱۹۶۸ء کے شمارہ (جلد ۳۳ نمبر ۹) میں اس کے نامور ایڈیٹر مسٹر ہربرٹ ڈبلیو آرمسٹرانگ (HERBERT W. ARMSTRONG) کا ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "کیا شادی کے ذریعہ ازدواجی زندگی بسر کرنے کا طریق عنقریب معدوم ہونے والا ہے؟" اس مضمون میں انہوں نے مغرب کے عیسائی ممالک میں اخلاقی پستی وگراوٹ اور بگاڑ و فساد کی ناگفتہ بہ حالت پر نہایت درد انگیز پیرائے میں روشنی ڈالی ہے اور اس طرح وہاں بڑھتی ہوئی فحاشی و بے حیائی اور اس کے ہولناک نتائج پر سے پردہ اُٹھا کر اصلاح کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔

اس ضمن میں مسٹر آرمسٹرانگ نے لکھا ہے کہ ہمارے ہاں فحاشی اس قدر وسیع پیمانہ پر پھیل چکی ہے کہ باقاعدہ شادی کے ذریعہ ازدواجی زندگی بسر کرنے کا تصوّر ہی ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ شادی کئے بغیر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں باہم ازدواجی تعلقات قائم کرنے اور اُن تعلقات کو بلا روک ٹوک منقطع کر کے ایسے ہی نئے تعلقات قائم کرنے اور بلا جھجک کرتے چلے جانے کے سلسلہ نے ایسی بھیانک صورت اختیار کر لی ہے کہ ہمارے ہاں اب "شادی" کا لفظ ہی بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مضمون کا آغاز ہی اِن الفاظ سے کیا ہے:-

"علم النفس کے ماہروں اور اسی قسم کے دوسرے متعلقہ ماہر اشخاص کی طرف سے بعض دل ہلا دینے والی پیش خبریاں مسلسل سُننے میں آ رہی ہیں۔ "لنڈن آبزرور" نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا ہماری اپنی نسل باقاعدہ شادی کے ذریعہ ازدواجی زندگی بسر کرنے والی آخری نسل ہے؟ علم النفس کے برطانوی ماہر جیمز ہیمنگ نے برٹش میرج گائیڈنس کونسل (شادی کی رہنما برطانوی کونسل) کے سرکاری ترجمان رسالے "میرج گائیڈنس" میں یہ پیشگوئی کی ہے کہ منگنی کرنے اور منگنی کے مواقع پر انگوٹھیاں لینے اور دینے کا سلسلہ یکسر نابُود ہونے والا ہے۔ رہا شادیوں کا سوال تو وہ ازمنۂ گذشتہ کا ایک فراموش شدہ رواج بن کر رہ جائیں گی۔ آج کل لنڈن کے ایک نہایت کثیر الاشاعت اخبار نے دو صفحات پر پھیلے ہوئے چیخ چیخ کر پکارنے والے انتہائی جلی عنوان کے تحت مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور وہ عنوان یہ ہے ——"کیا شادی کے ذریعہ ازدواجی زندگی بسر کرنے کا زمانہ گزر چکا ہے؟"

(دی پلین ٹروتھ بابت ستمبر ۱۹۶۸ء ص ۵)

اِس کے بعد مسٹر آرمسٹرانگ نے مغربی ممالک میں انتہائی برق رفتاری سے بڑھتی ہوئی فحاشی اور بے حیائی کے بعض اسباب پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد اس سلسلہ میں بعض نہایت ہی افسوسناک اور دلدوز اعداد وشمار شائع کئے ہیں۔ اِن اعداد وشمار کا خلاصہ کم وبیش انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

(۱) طلاقوں کی بھرمار:-

ایک رپورٹ کے مطابق انگلستان میں ۱۹۶۵ء کے دَوران ۴۳ ہزار طلاقیں ہوئیں۔ یہ اعداد وشمار گزشتہ پانچ سال کے دَوران ہونے والی طلاقوں کی تعداد میں پچاس فیصد اضافہ پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امریکہ طلاقوں کی بھرمار کے سلسلہ میں برطانیہ سے بھی بازی لے گیا ہے۔ گزشتہ سو سال کے اندر امریکہ کی آبادی میں چار سو فیصد (یعنی ۴۰۰) کے حساب سے اضافہ ہوا ہے۔ لیکن طلاقوں کی تعداد میں اضافہ کی رفتار آبادی میں اضافہ کی رفتار سے کہیں بڑھ کر رہی۔ آبادی میں اضافہ کی رفتار سے بھی سات گنا بڑھ کر طلاقوں کی تعداد میں اضافہ ہوا.... امریکہ میں طلاقوں کی بھرمار کا یہ عالم ہے کہ بلحاظ وقت وہاں ہر ڈیڑھ منٹ بعد ایک طلاق ظہور میں آتی ہے۔ لاکھوں امریکی باشندے ہر سال طلاق دیتے یا بغیر کسی طلاق کے باہم علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ ہر روز ایک ہزار سے زائد طلاقوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ یعنی وہاں ہر سال قریباً چار لاکھ طلاقیں ہوتی ہیں جس سے ہزاروں ہزار بچے متاثر ہوتے ہیں۔

(۲) ناجائز ولادتوں کی بھرمار:-

امریکہ میں ہر سال قریباً تین لاکھ ناجائز ولادتیں ہوتی ہیں۔ (یہ صرف ان ناجائز ولادتوں کے اعداد وشمار ہیں جو علم میں آتی ہیں۔ ورنہ بہت سی ناجائز ولادتوں کا تو پتہ ہی نہیں چلتا) پیدا ہونے والے ہر چودہ بچوں میں سے ایک ضرور ناجائز ہوتا ہے۔ اور ان میں سے ۴۰ فیصد ناجائز بچے ایسی لڑکیوں کے ہاں ہوتے ہیں جن کی عُمر بالعموم پندرہ سے اُنیس سال ہوتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ آف پبلک ہیلتھ (میامی، فلوریڈا) کے ڈاکٹر انرک لیون ماٹا جونیئر (ENRIQUE LEON MATTA JR.) کا کہنا ہے کہ نوجوان لڑکیوں میں صحت کا سب سے اہم مسئلہ شادی سے قبل ان کا حمل سے ہو جانا ہے اور صحت کے ایک اور اہم مسئلہ کے طور پر دُوسرا نمبر امراضِ خبیثہ کی کثرت کا ہے.... سو غیر شادی شدہ نوعمر لڑکیوں کو جن کے ہاں ناجائز ولادتیں ہوئی تھیں سات سال تک نگاہ میں رکھنے سے پتہ چلا کہ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۶ء کے دَوران اُن میں سے ۹۵ لڑکیوں کے ہاں یکے بعد دیگرے پانچ پانچ ناجائز ولادتیں ہوئیں۔

(۳) امراضِ خبیثہ کی بھرمار:-

امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق امریکہ میں ہر روز ڈیڑھ ہزار نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آتشک یا سوزاک یا بیک وقت دونوں قسم کے امراضِ خبیثہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۶۱ء میں امریکہ کے سرجن جنرل نے امریکہ میں امراضِ خبیثہ کے طاعون کی شکل میں پھیلنے کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین کی ایک جماعت بنائی۔ اُن ماہرین کی رپورٹ کے بموجب اس وقت سے اب تک امراضِ خبیثہ میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

عالمِ اسلام کیلئے "عذاب" سے نجات کی صورت!

گذشتہ اشاعت میں ہم اِس بات پر بالتفصیل روشنی ڈال چکے ہیں کہ مدیر شہاب کے بیان کے مطابق مشرق وسطی میں اسرائیل کے جارحانہ اقدام اور غلبہ و تسلّط کے نتیجہ میں اس وقت عالَمِ اسلام کے ایک حصّہ پر جو "عذاب" کی صورت وارد ہے، یہ الٰہی تقدیر کے ماتحت ہے۔ اگرچہ اصلاحِ احوال کے ساتھ اس تقدیر کا بدل جانا ناممکن نہ تھا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس کی طرف بروقت توجہ نہ دی۔ اور حالات میں کوئی خوش کن تبدیلی واقع نہ ہوئی ـــــ!!

اِس موقعہ پر ہم نے فاضل مدیر شہاب کے بیان کے حوالہ سے یہ بھی واضح کیا تھا کہ عالمِ اسلام کے لئے موجودہ مایوس کن پوزیشن سے نکلنے کی امید کا واحد سہارا یہی ہے کہ اُسے نصرتِ ایزدی حاصل ہوجائے ـــــ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ بالآخر خدا تعالیٰ کی یہ نصرت مومنوں کے حق میں ظاہر ہوگی اور ضرور ظاہر ہوگی ـــــ اس وقت ہمارے پیشِ نظر جو زبردست قرآنی حقیقتیں تھیں ان کی تفصیل کے لئے ہم قارئینِ کرام کی توجہ سورت صف کے دوسرے رکوع کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

دراصل یہی وہ مقام ہے جس میں مدیر شہاب کے بیان سے مستنبط تیسرے نتیجہ کے امکانی پہلوؤں کی جامع تفصیل مل جاتی ہے کاش عالَمِ اسلام اس قرآنی راہنمائی پر توجہ کرے اور اپنے لئے موعودہ نصرتِ ایزدی کے بابرکت سامان مخصوص کرلے ـــــ!!

سورت صف کے دوسرے رکوع میں کل پانچ آیات ہیں۔ اُن میں سے پہلی چار آیتوں میں مسلمانوں کو "عذاب الیم" سے نجات پانے اور نصرتِ ایزدی کے میسّر آنے اور بالآخر فتحمند ہوجانے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور آخری اور پانچویں آیت کریمہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام اور آپ کے جاں نثار اطاعت گذار حواریوں کی مثال بیان کرکے ایک قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا گیا ہے۔

دیکھئے! پہلے گروپ کی چار آیات کا آغاز حسب ذیل آیاتِ کریمہ سے ہوتا ہے:۔

۱۱ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

خالقِ ارض و سماء کس محبّت کے انداز میں یاایہا الذین اٰمنوا کے خطاب سے ایمان داروں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ آؤ خدا سے ایک سودا کرلو۔ اس سودے کا نتیجہ کیا ہے؟ فرمایا تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تمہیں عذابِ الیم سے نجات مل جائے گی ـــــ مدیر شہاب جیسے زیرک علماءِ اسلام کو اعتراف ہے کہ مسلمان اس وقت عذاب الیم میں گرفتار ہیں۔ مسلمانوں پر عذاب الیم کی یہ صورت رہتی چلی جائے گی تاوقتیکہ وہ خدا کے ساتھ اس سچے سودے کے لئے تیار ہوجائیں ـــــ!!

اس سچّے سودے کا پہلا اور بڑا عقد دوسری آیت کریمہ کے الفاظ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ پہلے نمبر پر تم اپنے دلوں کو ٹٹولو اور اس بات کا اچھی طرح جائزہ لو کہ کیا ان میں خدا کی ذات پر اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر زندہ اور حقیقی ایمان پایا جاتا ہے؟ اگر نہیں تو ایک تازہ اور زندہ ایمان پیدا کرو۔ یاد رہے کہ یہ نام کا ایمان نہ ہو بلکہ ضروری ہے کہ عمل کے ساتھ اس ایمان پر مہرِ تصدیق اس طرح ثبت کرو کہ ـــــ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ کہ تم سچے اور کھرے مجاہد فی سبیل اللہ بن جاؤ۔ ایسے مجاہد جو خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کو بے دریغ قربان کر دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے بعد آیت کریمہ کے اگلے حصّہ نیز آیت نمبر۲ میں اُن دُور رس بہترین نتائج، رضاءِ الٰہی اور جنّتِ ابدی کی تفصیل بیان کرنے کے ساتھ ہی بتایا کہ یہ دونوں تو مومنوں کو مرنے کے بعد بہرحال میسّر آنے ہی والے ہیں مگر جو سچے مومن بن جاتے ہیں اُن کے لئے ایک قسم کی جنّت اِسی دُنیا سے ہی شروع ہوجاتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آیت نمبر۴ میں فرمایا:۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

یعنی رضاءِ الٰہی کے بعد ایک دُوسری چیز جس کی تمہیں اس وقت فوری ضرورت ہے اور تمہیں اس کی [illegible] بے حد رغبت اور محبّت بھی ہے وہ ہے نصرتِ ایزدی اور اپنے دشمن پر فتح اور غلبہ!! ساتھ ہی فرمایا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تم میں سے جو سچے مؤمن بن جائیں گے تو لے ہمارے رسول! ایسے مؤمنوں کو نصرتِ ایزدی کے مل جانے کی خوشخبری بھی سُنا دو۔ اور بتا دو کہ پھر خدا کی تائید ونصرت بھی اُن کے شاملِ حال ہوجائے گی ـــــ!! اس کے بعد اگلی آیت کریمہ میں نصرتِ الٰہی کے یقینی طور پر حاصل ہوجانے کا طریق حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کی پاک جماعت کا نام لے کر بتایا کہ:۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ....الآیۃ

اے ایمان دارو! تم بھی اسی طرح انصارِ دین بن جاؤ جس طرح مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو نصرتِ دین کے لئے بُلایا اور وہ اس آواز پر صدقِ دل سے لبیک کہتے ہوئے آگے آئے تو خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت کے نتیجہ میں انہیں اپنے دشمن پر واضح غلبہ میسّر آگیا ـــــ!!

* * *

بات چلی تھی عذابِ الیم سے نجات پانے کی۔ چنانچہ ہم سورت صف کے دُوسرے رکوع کی آیات کی روشنی میں اس بات کو واضح کرچکے ہیں۔ اس موقعہ پر عالَمِ اسلام کے لئے جو چیز سب سے زیادہ غور کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ مومنوں کو عذاب الیم سے نجات پانے کا جو مفصّل لائحہ عمل بتایا گیا ہے اس کے بعد حضرت عیسٰی ابن مریمؑ اور آپ کے حواریوں کی مثال بطور نمونہ بیان کی گئی ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ کے مطابق اس کی تہہ میں کوئی حکمت ضرور ہے۔ اور یہی وہ فیصلہ کن امر ہے جو بیک وقت تمام عالَمِ اسلام کے لئے ایک بڑے امتحان یا ایک بڑے انعام کی صُورت پیش کرتا ہے۔

اِس اجمال کی تفصیل یہی ہے کہ سورت صف کی اس آخری آیت کریمہ میں اشارۃ النص کے طور پر عالَمِ اسلام کو اُمّتِ محمّدیہ میں ظاہر ہونے والے مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے اور صحیح معنوں میں انصارِ دین بن جانے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسی لئے تو اس سورت کے پہلے رکوع کی آیتِ کریمہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے بارے میں مفسّرین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ دینِ اسلام کو دیگر ادیان پر یہ رُوحانی غلبہ مسیح موعود ومہدی معہود کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ ظاہر ہے کہ دینِ اسلام کے لئے اس عالمگیر غلبہ کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

خدا نے مجھے بھیجا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں خُدا پر ایسا ایمان پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہوجاوے اس پر موت وارد ہوکر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ حالت ہوجاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہورہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچاوے۔ اور یہ فطرت اس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کرسکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے۔ اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے۔ بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے۔ نُورانی ہوجاتا ہے ـــــ غرض جب اس قسم کا زمانہ دُنیا پر آتا ہے...... تو خدا تعالےٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نُور دے کر مامُور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس کو ستایا جاتا ہے۔ اور دُکھ دیا جاتا ہے۔ لیکن آخر وہ خدا کا مامُور کامیاب ہو جاتا ہے اور دُنیا میں سچائی کا نُور پھیلا دیتا ہے۔ اِسی طرح اس زمانہ میں خُدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نُور مجھے بخشا۔ کوئی گالی نہیں جو ہم کو نہیں دی گئی۔ کوئی صُورت ایذا رسانی کی نہیں جو ہمارے لئے نہیں نکالی گئی۔ مگر ہم اُن ساری بد زبانیوں کو سُنتے ہیں اور اُن ساری تکلیفوں کو برداشت کرنے کو ہروقت آمادہ ہیں۔ خدا بہتر جانتا ہے بناوٹ سے نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ سُنیں کیونکہ جس مسند پر ہمیں بٹھایا گیا ہے اس پر بیٹھنے والوں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷)

خطبہ عید الفطر

اصل عید یہی ہے کہ ہم ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کا فضل حاصل کرتے چلے جائیں

اگر ہم شکر گزار بندے بنیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں تو ہمارا ہر دن عید بن سکتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ فتح ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (مائدہ آیات ۱۱۵-۱۱۶)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (آل عمران آیات ۳-۴)

اس کے بعد فرمایا:-

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان سے ایک مطالبہ کیا تھا جس کے ساتھ

روحانی طور پر عید کا تعلّق

تھا۔ گو وہ اس مطالبہ کے وقت اسے سمجھتے نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ کیا تیرے ربّ میں یہ طاقت ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے رزق نازل کرے۔ کیونکہ ان کی نگاہ دنیا ہی میں محو اور کھوئی ہوئی تھی۔ اور اس سے آگے نہ نکل سکی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کس قسم کا مطالبہ کر رہے ہو۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں اور دنیا کے انعامات کے حصول سے ہمارے دل مطمئن ہو جائیں۔ تب تیری صداقت پر ہمارے دلوں میں پختہ یقین پیدا ہوگا۔ اگر تیری بعثت کے بعد ہمیں اس دنیا میں صرف دکھ ہی ملنے ہیں آرام نہیں ملنا تو پھر تجھ پر ایمان لانے کا کیا فائدہ
حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کی کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ان کے دلوں میں

حقیقی اطمینان پیدا کرنے کی غرض سے

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ اے ہمارے ربّ تو اپنے فضل سے۔ اپنے رحم سے ہمارے لئے آسمان سے مائدہ کے نزول کا انتظام کر۔ حواریوں نے مائدہ کا لفظ صرف دنیوی رزق کے لئے استعمال کیا تھا لیکن مائدہ کا لفظ عربی زبان میں جسمانی غذا اور روحانی غذا ہر دو کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقرب رسول تھے اس لئے انہوں نے اپنے رب کے حضور یہ عرض کی کہ اے میرے ربّ میری قوم روحانی طور پر بڑی کمزور ہے تو اس پر فضل کر اور اس کے لئے جسمانی رزق کے سامان بھی پیدا کر اور روحانی غذا کے سامان بھی پیدا کر۔ اور چونکہ انہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ کامل اور مکمل شریعت والا خاتم النبیین ایک ارفع اور اعلیٰ مقام کے حصول کے بعد حقیقی اور کامل ہدایت لے کر آنے والا ہے اس لئے انہوں نے دعا کی کہ وہ روحانی رزق اترے کہ جو ہم لوگوں کے لئے بھی عید کا اور مسرت کا باعث ہو اور ہمارے

بعد میں آنے والی نسلیں

جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں ان کے لئے بھی وہ جسمانی اور دنیوی، روحانی اور اخروی خوشی اور مسرت کا سامان پیدا کرے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ تو اپنے فضل سے ہمیں رزق عطا کر۔ کیونکہ جو چیز تیری طرف سے عطا ہوتی ہے وہ دنیوی لحاظ سے بھی اور اُخروی لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری دعا تو قبول کرتا ہوں اور یہ مائدہ جو مانگا گیا ہے ایک محدود شکل میں تیرے ذریعہ میں اتاروں گا اور ایک کامل صداقت کے رنگ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاروں گا لیکن اپنے ماننے والوں کو

یہ تنبیہ کر دو کہ جو کوئی ان میں سے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری کرے گا اور اسے ماننے سے انکار کرے گا۔ اور روحانی غذا نہیں کھائے گا۔ اس کی اصلاح کے لئے ایک ایسا عذاب مقدر ہے کہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کسی اور کیلئے مقدر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ آپ سے پہلے آنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے صرف اس حصہ کا انکار کیا تھا جو ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور گو وہ اصولی طور پر تو مجرم تھے لیکن ساری ہدایت کے وہ منکر نہیں تھے۔ ان کے مقابلہ میں جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کامل شریعت اور مکمل ہدایت کے منکر ہوں گے انہیں پہلوں کی نسبت زیادہ عذاب ملے گا۔
غرض اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم انہیں تنبیہ کر دو کہ میں آسمان سے ان کے لئے دنیا کی نعمتوں کا بھی سامان پیدا کروں گا۔ اور ان کی

روحانی بقا اور حیات کا سامان

بھی پیدا کروں گا۔ لیکن یہ رزق چاہے دنیوی ہو یا روحانی ان پر بہت سی ذمہ داریاں عاید کرتا ہے اور جو شخص ان ذمہ داریوں کو نہیں نبھاتا اور ناشکری کی راہوں کو اختیار کرتا ہے (خصوصاً اس وقت جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو جائے اور کامل ہدایت اور مکمل شریعت کا نزول ہو جائے) اس پر خدا کی گرفت بھی پہلوں سے زیادہ ہوگی
اس مضمون کے مطابق اور اس وعدہ کے مطابق جو سورۃ مائدہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا سورۃ آلِ عمران کی شروع کی آیات (جو میں نے ابھی پڑھی ہیں) مضمون بیان کر رہی ہیں۔ سورۃ مائدہ میں وعدہ دیا گیا تھا کہ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ اور سورۃ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدائے واحد کی طرف سے جو الحی اور القیوم ہے

حقیقی زندگی کا وہی مالک ہے

وہ حقیقی طور پر زندہ ہے اور حیات اور زندگی صرف اسی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ دوسروں کو زندہ رکھنے والا ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور بقا اور قیام صرف اسی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک ایسا مائدہ نازل ہو رہا ہے جو قیامت تک باقی رہے گا اور قائم رہے گا اور قیامت تک انسان کی زندگی کے سامان پیدا کرے گا۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا تھا کہ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ اور اب یہ اعلان کیا گیا ہے کہ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ یعنی کامل حق اور کامل صداقت پر مشتمل کتاب جو انسان کے لئے مقدر تھی وہ اپنی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق اتاری گئی ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء سے کئے گئے تھے اور جن کا ذکر تورات اور انجیل میں بھی ہے۔ تورات اور انجیل میں تو صرف پہلوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا۔ لیکن وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ۔ اب

اللہ تعالیٰ نے الفرقان نازل کر دیا ہے

جو کامل اور مکمل ہدایت ہے۔ اور جو شان (وَاٰيَةً مِّنْكَ) مانگا گیا تھا وہ کامل اور مکمل طور پر اب الفرقان کی شکل میں نازل ہو گیا ہے۔ اور جو اب کفر کرے گا اور انکار کرے گا اور ناشکری کرے گا اور اس رزق سے وہ فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے اٹھایا جائے اسے اللہ تعالیٰ پہلوں سے بڑھ کر عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جسمانی رزق سے بھی اس طرح فائدہ اٹھایا جائے کہ اس سے روحانی بہتری کے سامان پیدا ہوں اور جو روحانی غذا ہے وہ تو ہے ہی اس کام کے لئے۔ لیکن انسان جب ناشکری

جاتا ہے تو وہ جسمانی غذا کھا کر اپنے جسم کو تو موٹا اور تازہ کر لیتا ہے لیکن روح کی تر و تازگی کا سامان نہیں کرتا اور جو روحانی غذا اس پر نازل ہوتی ہے اس کی طرف وہ توجہ نہیں کرتا اور اس سے بے اعتنائی برتتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ناشکری کرے گا میں اسے عذاب دوں گا

پھر سورۂ مائدہ کی آیات میں ایک آیت (اٰیَةً مِّنْكَ) مانگی گئی تھی لیکن یہاں سورۂ آل عمران میں فرمایا کہ میں بہت سی آیات دونگا اور جو ان آیات کا انکار کرے گا اس کو میں سخت عذاب دوں گا

یہ دن تمہارے لئے عید کا دن بن سکتا ہے

لیکن تم پر واجب ہے کہ ہر وہ دن جو تمہارے لئے عید بنایا جائے اس کے نتیجہ میں تم میرے شکرگزار بندے بنو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے اور میری باتوں کو نہیں سنو گے تو پہلے انبیاء کی تنبیہ اور انذار کے مطابق اس کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب دیکھنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ نے پہلوں سے یہی کہا تھا کہ ہمارے انکار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا جو غضب نازل ہو سکتا ہے اس سے زیادہ غضب اس وقت نازل ہو گا جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائیں گے اور لوگ ان کا انکار کریں گے اس لئے تم ابھی سے فکر کرو اور اپنی نسلوں کو اس عذاب سے بچانے کے سامان پیدا کرو۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم تمہیں آیات دیں گے۔ جو لوگ ان آیات کی ناشکری کریں گے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ان کے لئے سخت عذاب مقدر ہے اور اللہ غالب اور سزا دینے والا ہے۔

آج عید ہے

اور یہ عید اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نشان کے طور پر مقرر کی ہے آپ سب کو بھی اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حقیقی عید اور برکتوں والی عید نصیب ہو۔ آیت کے معنی ایک ایسی ظاہری علامت کے ہیں جو ایک مخفی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہو اور اس کی جگہ ظاہر ہو رہی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں سبق دیا ہے کہ گو عید خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ (اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید ہمارے لئے (یعنی جو خدا تعالیٰ کے بندے ہیں) اسی کے حکم سے کھانے پینے کا دن ہے اور خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کھاؤ پیو اور خوشی مناؤ۔) اور میں تمہارے لئے دنیا کی آسائش اور اس کی سہولتوں کے سامان بھی پیدا کر دوں گا اور کرتا رہوں گا لیکن یہ عید تو ایک ظاہری علامت ہے ایک مخفی حقیقت کی۔ اور مخفی حقیقت یہ ہے کہ تم نے میرے قرب کا ایک مقام حاصل کر لیا۔ تم نے اپنی لقا کے کچھ سامان پیدا کر لئے پس تم خوش ہو جاؤ کہ تم ایک امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ تم نے ایک حد تک میرے فضلوں کو پا لیا اور اس کی ظاہری علامت کے طور پر (خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ) میں تمہارے لئے عید مقرر کرتا ہوں۔ پس عید جہاں ہمارے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا دن ہے (کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ آج میرے کہنے پر تم خوشی مناؤ۔ کھاؤ اور پیو) وہاں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ناشکری نہ کرنا۔ اگر تم میرے کہنے پر خوشی مناتے اور کھاتے پیتے ہو تو میرے کہنے پر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ یہ عید سال میں ایک بار نہیں آتی بلکہ اگر تم چاہو تو تم اپنے ہر دن کو عید کا دن بنا سکتے ہو۔ اگر تم اس دن کی ذمہ داریوں کو نباہو گے تو تم اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرو گے اور تمہاری دنیوی اور اخروی مسرتوں کے مزید سامان پیدا کئے جائیں گے۔ اور تم روحانی میدانوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے چلے جاؤ گے۔ خدا کرے کہ ہمارا ہر دن ہی عید کا دن ہو اور ہر روز ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جو ذمہ داریاں وہ ہم پر ڈال رہا ہے ہم انہیں اس طرح نباہیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے۔

ہم دراصل ایک عید کے زمانہ میں داخل ہیں

لیکن یہ ایک اور مضمون ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر ہم غور کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی دنیوی خوشی اور عید وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے کہنے پر منائی جائے۔ اسی میں خیر ہے۔ اسی میں برکت ہے۔ اور جب ہمیں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اچھلو تو ہمارا کام ہے کہ ہم خوش ہوں اور ہماری طبیعتوں میں بشاشت پیدا ہو اور ہم خوشی سے اچھلیں جب ہمارا خدا کہتا ہے کہ کھاؤ اور پیو تو ہمارے لئے یہ فرض ہے کہ ہم اس کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے کھائیں پئیں بھی اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی کھلائیں اور پلائیں۔ اور اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ تو ظاہری ہے۔ اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ سارا رمضان ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ تمہاری خوشیوں اور مسرتوں کا سامان صرف اس چیز میں ہے کہ جب میں کہوں کھانا چھوڑ دو تو تم کھانا چھوڑ دو اور جب میں کھانا کھانے کی اجازت دوں تو تم کھانا کھانے لگ جاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے ہر قسم کی خوشیاں اور مسرتیں پیدا کر دی جائیں گی۔ خدا کرے کہ ساری ہی مسرتیں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے پیدا کرتا چلا جائے۔ اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:-

اس وقت میں دعا کراؤں گا۔ آپ اپنے لئے بھی دعا کریں۔ اور

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے بھی دعا کرتے رہیں

جلسہ سالانہ کے دن برکات کے دن ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کی برکتوں کے تسلسل میں ہی جلسہ آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہمارے باہر سے آنے والے بھائیوں کو بھی جلسہ سالانہ کی تمام برکات میں حصہ دار بنائے

جہاں اجتماع ہوتے ہیں وہاں بیماریوں کے پھیلنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ مثلاً نزلہ اور کھانسی کی بیماریاں ہیں۔ جلسہ سالانہ پر ہر جگہ سے لوگ آتے ہیں گے۔ اگر کسی جگہ نزلہ اور کھانسی کی وبا ہے تو ہو سکتا ہے کہ بعض دوست وہ وبا لے کر یہاں پہنچیں اور دوسروں کی صحت کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے (اگر خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہو) لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم عاجز بندوں کی دعاؤں کو سن کر (اور ہماری کیا دعائیں ہیں۔ اصل میں تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہیں) اور انہیں قبول فرما کر اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں اور کرتا چلا آیا ہے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں بیماری عام نہیں ہوتی۔ پس دعائیں کرو کہ جس طرح پہلے جلسوں پر اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا ہم نے مشاہدہ کیا تھا اس جلسہ پر بھی ہم اس کی رحمت اور فضلوں کا پھر مشاہدہ کریں۔ اور آئندہ ہر جلسہ پر بھی مشاہدہ کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور باہر سے آنے والوں کو بھی ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔

باہر سے آنے والے دوست

بہت سی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ ان میں اکثر بیوی بچوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں انہیں جماعت کے مرکز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس قدر محبت اور پیار ہوتا ہے کہ بعض دفعہ تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور بہتوں کا سر شاید وہ دیکھ کر چکرا جائے۔ کہ کیا کبھی دنیا میں ایسا بھی ہوا ہے کہ ماں کو اپنے بچے سے زیادہ اپنے مرکز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جلسہ سے پیار ہے۔ دیر کی بات ہے جن دنوں میں اسٹیشن پر جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا ایک سپیشل ٹرین آئی۔ میں بھی اس کے معائنہ کے لئے اسٹیشن پہنچا ہوا تھا۔ وہاں میں نے ایک نہایت حسین نظارہ دیکھا۔ ایک ماں کی گود میں چھوٹا سا بچہ تھا۔ شاید وہ دو تین ماہ کی عمر کا ہو دودھ پیتا بچہ۔ وہ اس کو گود میں لے کر گاڑی میں کھڑی تھی۔ جب گاڑی اسٹیشن پر کھڑی ہوئی تو ربوہ کا پیار اس سے پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہا تھا۔ اسے اس وقت بچہ کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اس کا کوئی رشتہ دار اس سے پہلے اتر کر پلیٹ فارم پر کھڑا تھا۔ اس نے اپنا بچہ اس کی طرف یوں پھینکا جس طرح ایک مسافر اپنی گٹھڑی کو پھینکتا ہے۔ بچہ کی محبت پر خدا اور اس کے رسول کی محبت غالب آئی ہوئی تھی۔

غرض باہر سے آنے والے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔

وہ ہر قسم کی محبتوں اور تعلقوں کو قربان کر کے یہاں آتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کی حقیر کوششوں کو قبول کرے اور انہیں راہ کے ہر فتنہ اور ہر تکلیف اور ہر بے آرامی سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہاں آتے ہوئے بھی اور واپس اپنے گھروں کو جاتے ہوئے بھی وہ خیر سے انہیں یہاں لائے اور خیر سے انہیں ان کے گھروں تک پہنچائے اور انہیں اور ہمیں بھی ہمیشہ اپنی خیر ہی پہنچاتا رہے۔ یہ دعائیں کثرت سے ان دنوں میں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ان برکتوں سے جو ان دنوں سے خاص ہیں زیادہ سے زیادہ حصہ دے۔

(الفضل ۲۲ صلح ۱۳۴۸ ش مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۶۹ء)

اعلان نکاح

خاکسار کی لڑکی شفیقہ جہاں بیگم کا نکاح میاں اختر محی الدین ولد غلام محی الدین صاحب ساکنہ بنارس کے ساتھ ہوا۔ یہ نکاح چرگاؤں ضلع جھانسی میں ۱۰ جنوری ۱۹۶۹ء کو مکرم انوار محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راٹھ ضلع ہمیرپور نے ڈھائی ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔

غلام احمد۔ چرگاؤں۔ ضلع جھانسی یوپی

آخری قسط

خدا کی ہستی کا ثبوت واقعات کی روشنی میں

از محمد حفیظ بقاپوری

کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ سب پرانے زمانے کے واقعات ہیں۔ ہم کیونکر جانیں کہ یہ صحیح بھی ہیں یا محض قصّہ اور کہانی کے رنگ میں بیان کر دیئے گئے۔

اگرچہ یہ سب واقعات جو بیان ہوئے تاریخی نقطۂ نظر سے بہت اہم ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ امرِ واقعہ کی تکذیب کر سکے تو دوستو! اس زمانہ کے دہریوں اور خدا کی ہستی کے منکروں کو لاجواب کرنے کے لئے خدا نے ایک ایسے انسان کو کھڑا کر دیا جس نے جری پہلوان کی طرح میدان میں کھڑے ہو کر اعلان کیا ؎

آں خدائیکہ ازو خلق و جہاں بے خبر اند
بر من او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

وہ خدا جس سے مخلوق اور لوگ بے خبر ہیں، اس نے مجھ پر تجلّی کی ہے اگر تو اہل ہے تو مجھے قبول کر۔ اور مجھ میں اس کی قدرت کے کرشمے دیکھ لے۔ یہ تھا واضح اعلان حضرت مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا جو آپؑ نے آج سے ۷۱ سال پہلے ۱۸۹۹ء میں کیا ــــــ اسی طرح آپؑ نے یہ بھی اعلان فرمایا:۔

"ہمارا حیّ و قیّوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارقِ عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے ــــــ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے۔ اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرتِ دعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ یہ سب ارادے قبل از وقت اپنے کلام سے بتا دیتا ہے ــــــ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ ــــــ وہ اپنے کلام سے جو آیندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے"

(نسیم دعوت ص۸۲)

یہ محض دعاوی ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ ناقابلِ تردید واضح ثبوت بھی موجود ہیں۔ مثلاً

۱۔ آپ نے ابھی دعوےٰ بھی نہیں کیا تھا کہ ایک کتاب "براہینِ احمدیہ" نام سے لکھ کر شائع کی۔ اس کا پہلا حصہ ۱۸۸۰ء میں دوسرا ۱۸۸۱ء میں، تیسرا ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا ۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔ تیسرے اور چوتھے حصہ میں آپؑ نے اپنے بہت سے الہامات درج کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبل از وقت دی گئی اہم غیبی خبروں پر مشتمل ہیں۔ انہیں میں سے ایک حصۂ الہام یہ بھی ہے :۔

(الف) اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ خبردار ہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے

(ب) اس کے ساتھ ہی الہام کے ایک دوسرے حصے پر بھی غور کریں جو چند سطریں چھوڑ کر آگے اس طرح درج کیا گیا ہے:۔
وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ

اس میں صاف فرمایا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا پس تو نے اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا

اب ان دونوں قسم کی پیشگوئیوں پر غور کیجئے۔ یہ دونوں الہام ۱۸۸۳ء کے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت درجہ گمنامی کی حالت میں تھے اور آپ کی مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہونگے اور وہ بھی کبھی کبھی ــــ!

(ج) اسی طرح آپ کو ۱۸۸۳ء میں انگریزی زبان میں بایں الفاظ ایک بہت بڑی بشارت دی گئی :۔

I love you, I shall give you a large party of Islam

یعنی میں تم سے محبت کرتا ہوں تمہیں اسلام کے فدائیوں کی ایک بڑی جماعت عطا کروں گا

بھائیو! غور کرو ان الہامات پر ۸۵-۸۶ سال گزرتے ہیں۔ بعد کے واقعات سب کے سامنے ہیں۔ زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا یہ بات آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا رنگ رکھتی ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

۲۔ آپ کی قبولیتِ دعا کے واقعات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار بھی ممکن نہیں ان میں سے صرف دو ایسے واقعات پیش کرتا ہوں جو اسی قادیان میں ظہور پذیر ہوئے جن میں خدا کی قدرت کا زبردست ہاتھ کام کرتا دکھائی دیتا ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ سچا خدا اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبولیت کی اطلاع قبل از وقت دے کر اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا ہے۔

(الف) پہلا واقعہ لالہ ملاوامل صاحب ساکن قادیان کا بیماری سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے شفا پا جانے کا ہے۔ لالہ صاحب قادیان کے پرانے باشندہ تھے۔ آپ سے بہت قریبی مراسم رکھتے تھے۔ آپؑ کے پاس اکثر آیا جایا کرتے تھے۔ ۱۸۸۱ء کی بات ہے لالہ صاحب کو دق کا موذی مرض لاحق ہو گیا۔ مرض نے اس قدر شدت اختیار کر لی کہ آثار مایوسی کے ظاہر ہو گئے۔ اس حالت میں ایک دن وہ حضور کے پاس آ کر اپنی زندگی سے ناامید ہو کر بہت بیقراری سے روئے۔ حضور کا دل ان کی عاجزانہ حالت پر پسیج گیا۔ حضور نے بارگاہ الٰہی میں ان کے حق میں دعا کی۔ دعا کرنے کے ساتھ ہی الہام ہوا۔
قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا

یعنی ہم نے تپ دق کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامتی ہو جا ــــ!! چنانچہ اسی وقت لالہ ملاوامل صاحب اور کئی دوسرے ہندوؤں کو اس الہام کی اطلاع دی گئی۔ اور خدا پر کامل بھروسہ کر کے بتا دیا گیا کہ لالہ صاحب ضرور صحتیاب ہو جائیں گے۔ اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مریں گے ــــ اب خدا کی تقدیر دیکھئے کہ نہ صرف یہ کہ لالہ ملاوامل ایک ہفتہ کے اندر اندر اس خطرناک بیماری سے بکلّی صحتیاب ہو گئے بلکہ اس قدر لمبی عمر پائی کہ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۵۱ء میں وفات پائی۔ لالہ صاحب نے متعدد بار اس واقعہ کو خود سنایا اور حضرت مرزا صاحب کی دعا کی برکت کا اعتراف کیا۔ آج بھی ان کے بیٹے موجود ہیں۔ ان سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

(ب) دوسرا واقعہ ۱۹۰۶ء کا یادگیر ضلع گلبرگہ کے حیدرآباد دکن سے آئے ہوئے ایک طالب علم میاں عبدالکریم صاحب حیدرآبادی سے تعلق رکھتا ہے میاں عبدالکریم صاحب حیدرآبادی کو اتفاق سے دیوانے کتے نے کاٹ لیا۔ انہیں علاج کی خاطر کسولی بھیجا گیا۔ علاج معالجہ کے بعد قادیان واپس آئے مگر تھوڑے دنوں کے گزرنے کے بعد ان میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانے کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اس غریب الوطن طالبعلم کی خطرناک حالت کو دیکھ کر حضرت اقدس نے خدا کے حضور نہایت بیقراری سے دعا کی۔ کسولی تار دے کر ڈاکٹروں کو حال سے اطلاع دے کر مشورہ طلب کیا گیا مگر کسولی سے جواب آیا کہ

Sorry nothing can be done for Abdul Karim

یعنی افسوس! عبدالکریم کے لئے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

کسولی کے ڈاکٹروں کا یہ جواب لمبے تجربہ کی بنا پر تھا۔ اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے ــــــ مگر میاں عبدالکریم صاحب کی ذات میں لوگوں نے خدا کی قدرت کا عجب نظارہ دیکھا۔ ادھر حضرت مرزا صاحب نے اس کے لئے خاص دعا شروع کی اور ادھر ان کی حالت رو بصحت ہونے لگی۔ حتیٰ کہ چند روز میں بکلّی صحتیاب ہو گئے

اور اس واقعہ کے بعد ۸۰ سالی زمانہ ہے اور صاحب اولاد ہو کر آخر دسمبر ۱۹۳۴ء میں وفات پائی۔ آپ ہی کا ایک پوتا اس وقت مدرسہ احمدیہ میں تعلیم کی غرض سے قادیان میں مقیم ہے۔ اس کا وجود بھی گویا خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ گواہ ہے۔!!

بھائیو! یہ ہیں چند ایسے واقعات جن سے خدا کی ہستی کا ناقابلِ تردید ثبوت ملتا ہے ان واقعات میں اگر آج سے ہزاروں ہزار سال پہلے کے حالات کا تذکرہ ہے تو ایسے واقعات بھی بطور نمونہ موجود ہیں جو اسی زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں بلکہ آج بھی دنیا کے سامنے اس کے زندہ نشانات موجود ہیں — اس سے بڑھ کر اور کونسا واضح ثبوت ہو سکتا ہے کہ اسی قادیان کی مقدس بستی سے ایک مقدس شخص کھڑا ہوا جس نے خود خدا کو پایا۔ اسے خدا سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔ خدا نے اس کے ہاتھ پر ہزار ہا نشانات اور معجزات ظاہر کئے اس طرح اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ "خدا ہے"۔ چونکہ خدا کی ہستی پر ایمان اور یقین کے ساتھ ہی دنیا میں حقیقی اور پائدار امن قائم ہو سکتا ہے اور ہر قسم کے تفرقے جنگ و جدل ختم ہو کر صلح کی بنیاد پڑ سکتی ہے

آخر میں مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ایک بصیرت افروز اقتباس پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا خدا یہ ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں
واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

خدا کی ہستی پر مشاہداتی ثبوت

خدا کے خالق و مالک ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دعوے یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ دنیا کی کوئی چیز بے مقصد نہیں — اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ

(سورہ ص پ ۲۳ آیت ۲۸)

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بے مقصد نہیں بنایا۔

یہ مادہ پرستوں، ملحدوں اور خدا کی ذات کا انکار کرنے والوں کا خیال ہے کہ اس دنیا کی پیدائش کا کوئی مقصد نہیں۔ کائنات میں اتفاق سے کوئی حادثہ پیش آگیا اور زمین و آسمان بن گئے۔ پھر اتفاق سے زندگی بھی پیدا ہو گئی۔

یہ دو متقابل دعوے سب کے سامنے ہیں — اب دیکھ لو مشاہدہ کس بات کی گواہی دے رہا ہے اور واقعات کس بات کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کائنات کی ہر چیز پر غور کرو۔ ہر چیز سے یہ ثابت ہے کہ اس کا کوئی مقصد ضرور ہے جسے وہ بدرجہ اتم پورا کر رہی ہے۔

مثلاً انسان ہی کو لے لیں۔ فرض کرو اگر انسان اتفاق سے پیدا ہو گیا ہے تو اس کی آنکھیں، کان، ناک، منہ، کیا بغیر مقصد کے بنا دئے گئے؟ — آنکھ کا مقصد دیکھنا اور کان کا مقصد سننا ہے۔ غور کرو ہر عضو کے مقررہ مقصد کا تعین کس نے کیا — یہ تعین کرنے والی زبردست طاقت خدا ہے۔ جس نے کائناتِ عالم کی کسی چیز کو بے مقصد اور باطل پیدا نہیں کیا۔ کائنات کو با مقصد مان کر — پیدا کرنے والے کے وجود کا انکار ممکن نہیں —!!

۲۔ خدا کی ہستی پر اسی قسم کا ایک اور پختہ مشاہداتی ثبوت اس سے ملتا ہے کہ انسان کی تمام تمنائیں اور خواہشات پوری نہیں ہو رہیں۔ دنیا کا کوئی آدمی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جاؤ اور ساری دنیا میں گھوم جاؤ۔ تم کو ایک آدمی بھی نہیں ملے گا جو یہ کہے کہ اس کی تمام دلی خواہشات پوری ہو گئیں اس میں ایک ادنیٰ غریب آدمی سے لے کر با اختیار مقتدر بادشاہ اور دولتمند سب برابر ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى

(النجم آیت ۲۵-۲۶)

اے خدا کی ذات کا انکار کرنے والو! سوچو اور غور کرو۔ روزمرہ کے مشاہدات پر نظر کرو۔ کیا انسان کو وہ سب کچھ مل رہا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟

تمہارا مشاہدہ، تمہارا غور و فکر بالآخر تمہیں اسی نتیجہ پر پہنچائے گا کہ نہیں! ایسا نہیں! تو سمجھ لو کہ وہ خدا ہی ہے جس کے قبضہ قدرت میں انسان کے جمیع احوال و کوائف کی باگ ڈور ہے۔ اس نے انسان کی تمام تمناؤں پر قدغن لگا رکھی ہے۔ اس نے ہر انسان کو اس کے مخصوص حالات کی جکڑ بندی کا بھی پابند رکھا ہے اگر وہ چاہے بھی تو ان سے آزاد نہیں ہو سکتا پس انسان کی اس حد تک بے چارگی پختہ ثبوت ہے اس بات کا کہ کوئی بالا ہستی اس پر کامل تصرف رکھتی ہے — اور وہی خدا ہے اور اس کے وجود سے کسی صورت میں انکار ممکن نہیں! اگر کہو کہ انسان کے حالات پر کنٹرول کرنے والا خدا موجود نہیں تو وہ آزاد ہو کر دکھا دے!!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جماعت احمدیہ کلکتہ کا ماہانہ تربیتی اجلاس

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مقیم کلکتہ

جماعت احمدیہ کلکتہ کا ماہانہ تربیتی اجلاس بابت ماہ دسمبر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۸ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ خاکسار نے صدارت کے فرائض سرانجام دیے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیزم مکرم میاں منیر احمد صاحب بانی نے کی۔ اور اس کے بعد عزیزم رفیق احمد امینی سلمہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا بعد ازاں مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے "قرآن مجید اور سائنس" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ علوم کا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ بعدہٗ مکرم نذر الاسلام صاحب نے بنگالی زبان میں "نماز اور روزہ" کی فلاسفی پر مؤثر انداز میں تقریر کی۔

اس اجلاس کی خصوصی اور آخری تقریر مکرم حافظ جہان احمد صاحب کی تھی جنہوں نے رمضان المبارک میں بیعت کی ہے۔ آپ نے اپنے قبولِ احمدیت کے دس اسباب بیان کئے۔ مختصراً

۱۔ مسلم شریف میں آنے والے موعود عیسیٰ کو چار مرتبہ نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اس سے مسئلہ نبوت کے بارہ میں تشفی ہوئی۔

۲۔ وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں جس رنگ میں جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اس سے اطمینانِ قلب ہوا

۳۔ جماعتِ احمدیہ کے سوا اس وقت مسلمانوں کی کسی تنظیم اور جماعت میں یونیورسل لیڈرشپ نہیں۔ یہ خصوصیت صرف جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہے کہ ان میں خلافت کا نظام قائم ہے اور خلیفۂ وقت دنیا کے تمام احمدیوں کا مسلمہ لیڈر اور امام ہے۔

۴۔ مسیح موعود کے ظہور کے بارہ میں قرآن مجید اور احادیث میں جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ اس چودھویں صدی میں پوری ہوئیں۔ مگر دوسرے مسلمان تغافل سے کام لے رہے ہیں۔

۵۔ دجال اور اس کے گدھے کے بارہ میں جماعتِ احمدیہ کی توجیہہ و تشریح درست ہے

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام و وحی کی حقیقت اور مسئلہ نبوت کو جس طرح سلجھایا ہے اس سے دل مطمئن ہوتا ہے۔ غیر احمدیوں کی تاویلیں دل کو مطمئن نہیں کرتیں۔

۷۔ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ آیات کے بارہ میں عقیدہ سخت تشکک میں ڈالنے والا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرما کر کہ قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں بڑا اطمینان بخش دیا ہے

۸۔ جماعت احمدیہ نے عیسائیوں اور آریوں کا جس عمدہ رنگ میں مقابلہ کیا ہے قابل تحسین ہے۔

۹۔ اس وقت ساری دنیا میں تبلیغ اسلام منظم طریق پر صرف جماعتِ احمدیہ ہی کر رہی ہے

۱۰۔ جماعت احمدیہ میں جانی۔ قلمی۔ لسانی اور مالی قربانی کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ اور پھر اخوتِ باہمی کا جذبہ ہے جو دوسری کسی جماعت میں نہیں۔

انہی امور نے مجھے ۲۳ رمضان کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی تحریک کی

خاکسار نے صدارتی تقریر میں حافظ صاحب موصوف کو قبول حق پر مبارکباد پیش کی۔ اور فضیلتِ اسلام پر لطیف باتیں بیان کیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا

تقریر جلسہ سالانہ

قسط نمبر ۲

احمدیہ جماعت غیروں کی نظر میں

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مظفر پور بہار

۱۹۳۴ء تا ۱۹۵۳ء

جماعتِ احمدیہ کی مخالفت اور ابتلاؤں کا دور ۱۹۵۳ء تک جاری رہا اور اسی دور میں "ذائغ ہجرت" کا الہام بھی پورا ہوا۔ اور شدید ابتلاؤں میں سے جماعت احمدیہ کو گزرنا پڑا۔ اور اس دور میں غیروں نے اس مقدس جماعت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے منظم اور متحد کوششیں جاری رکھیں اور ۱۹۵۳ء میں ایک مرتبہ پھر اخبار زمیندار نے یہ اعلان اپنے اخبار میں شائع کرنا شروع کر دیا کہ اگر ایک کروڑ روپیہ ہمارے پاس جمع ہو جائے تو ہم احمدیت کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء اس اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ ایک طرف اس سال جماعت احمدیہ کی مخالفت اس نقطۂ عروج پر پہنچ چکی تھی جہاں پہنچ کر جماعتوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو جاتا ہے اور دوسری طرف تحریک جدید، جو اللہ تعالیٰ کے القاء کے ماتحت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمائی تھی اس کا پہلا انیس سالہ دور ختم ہو رہا تھا۔ اور تیسری طرف پیشگوئیوں کے مطابق وہ وقت آن پہنچا تھا جب کہ شدید مخالفت کا دور ختم ہو کر ایک نئے دور کا آغاز ہونے والا تھا۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۵ء میں سورۃ الفجر کی تفسیر لکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"اب اگر ۱۸۹۰ء کو نجر لے لو تو یہ صدی ۱۹۹۰ء تک چلتی ہے آجکل ۱۹۴۵ء ہے۔ اس لحاظ سے چھیالیس سال ابھی اس لیل میں باقی رہتے ہیں۔ اور اگر ہجری سال لے لو اور (۱۲۷۱ھ) کو دس تاریک راتوں کا آخری سال قرار دے دو تو یہ صدی ۱۳۷۱ھ میں ختم ہوتی ہے۔ گویا اس لحاظ سے لیل کے ختم ہونے میں صرف آٹھ سال باقی رہتے ہیں"

پھر فرمایا:-

"احمدیت کی کامل فتح تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے قریباً تین سو سال کے عرصہ میں ہوگی .....

..... وہ آخری ترقی خواہ کچھ لمبے عرصہ کے بعد ہو احمدیت کی ایک فتح یا آج سے آٹھ سال بعد ہوگی۔ یا آج سے ۳۴ سال بعد ہوگی یا آج سے ۳۷ سال بعد ہوگی یا آج سے ۴۶ سال بعد ہوگی۔ یا ان سالوں کے لگ بھگ وہ فتح ظاہر ہو جائے گی۔ کیونکہ پیشگوئیوں میں دن نہیں گنے جاتے بلکہ ایک موٹا اندازہ بتایا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان چاروں اوقات میں چار مختلف قسم کی فتوحات ظاہر ہوں۔ پس ان سب سالوں کے لگ بھگ ضرور کسی نہ کسی رنگ میں احمدیت کو فتح حاصل ہو جائے گی۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اوّل صفحہ ۵۲۹ و صفحہ ۵۳۰)

حضور کی اس تشریح کے مطابق ایک قسم کی فتح جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت ۱۹۵۳ء میں حاصل ہو گئی تھی یہی وہ سال ہے جسے جماعتِ احمدیہ کی شدید مخالفت کے اختتام اور نئے دورِ فتح کے آغاز کا سنگم کہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سال استہزاء اور شدید مخالفت کے دور ختم ہو رہے تھے اور جماعت کے عظیم کارناموں کو بنظرِ استحسان دیکھے جانے کا آغاز ہو رہا تھا۔ اور غیروں نے اپنی آخری اور متحدہ مخالفت کے بعد اپنی ناکامی کا برسرِعام اعتراف کر لیا تھا۔

ایفائے عہد

اور وہ مقدس بچہ جو حسن و احسان میں مسیح محمدی کا نظیر تھا جس نے مقدس باپ کی مقدس نعش کے پاس کھڑے ہو کر ایک مقدس عہد کیا تھا وہ الٰہی کوششوں کے مطابق اب مصلح موعود کے مقدس مقام پر فائز ہو چکا تھا۔ اسے وہ عہد یاد تھا۔ وہ جلد جلد بڑھا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا۔ وہ سخت ذہین و فہیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا۔ وہ شدید ترین مخالفتوں کے باوجود زمین کے کناروں تک شہرت پا چکا تھا۔ کلام اللہ کا مرتبہ اس کے مقدس ہاتھوں سے ظاہر ہو چکا تھا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر تھا۔ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب بنا۔ وہ ایک نور تھا جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا۔ وہ بڑا غیور تھا کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا تھا۔ وہ نہ تھکا اور نہ درماندہ ہوا۔ اس نے پکار کر کہا

"دیکھو میں خدا کی انگلی کو آسمان پر احمدیت کی فتح لکھتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ میری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے وہ مجھ میں ہے وہ مجھے اور میری جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا بلکہ دشمن ہی ذلیل اور شرمسار ہوگا۔"

اس کی گرج نے زمین و آسمان کی فضاؤں کو بھر دیا تھا اور مومنین کی مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی کربناک آوازوں نے عرشِ بریں کو ہلا دیا تھا۔ اور فرشتوں میں ایک شور برپا کر دیا تھا۔ تب — اچانک — آئی وا صدیا — بَغْتَۃً"

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

اس کی ایک پُرہیبت گرج نے شدید مخالفت کے دور کو ختم کر دیا تھا۔ اخبار زمیندار کا ایک کروڑ روپیہ بھی ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔ اس کے دفاتر بند ہو گئے۔ اس کے مالکان ختم ہو گئے وہ خود بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ اس کی عظیم الشان بلڈنگ ایک دودھ فروش کے ہاتھوں فروخت ہوئی۔ آج اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔ مگر خدا کا قافلہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ بڑھ رہا ہے اور بڑھتا رہیگا۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
وہ بن جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے

اعترافِ حقیقت

تب جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف اخبار المنبر نے برملا طور پر اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصورپوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ واغفر لہم کے بارہ میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ پڑھنے والوں کیلئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبارات و رسائل بھی چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن اس کے باوجود ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کے کام کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائینسدان ربوہ آتے ہیں (گزشتہ ہفتہ روس اور امریکہ کے دو سائینسدان ربوہ وارد ہوئے) اور دوسری جانب ۱۹۵۳ء کے عظیم ترین ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۱۹۵۵-۵۶ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو"

(المنبر ۲۳ر مارچ ۱۹۵۴ء)

(اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا بجٹ ایک کروڑ روپیہ سے تجاوز کر چکا ہے (نائب ناظر بیت المال انگ)

المنبر کی اس تحریر سے ثابت ہو گیا کہ غیروں نے جماعت احمدیہ کے وجود کو تسلیم کر

میں تسلیم کر لیا اور جماعت کی مخالفت میں اپنا پورا زور صرف کر دینے کے بعد اپنی ناکامی کا برملا طور پر اظہار کر دیا تھا۔

جماعت احمدیہ کے تبلیغی نظام کی برتری کا اعتراف کرتے ہوئے المنبر لکھتا ہے:۔

"قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو وہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ بھارت، کشمیر انڈونیشیا اسرائیل، جرمن، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ امریکہ، برطانیہ، دمشق، نائیجیریا، افریقی علاقے اور پاکستان کی تمام قادیانی جماعتیں مرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں۔"

(المنبر ۲ر مارچ ۱۹۵۶ء صنا)

دورِ مدح

بہرحال جماعت احمدیہ آج جس دور میں سے گزر رہی ہے وہ ایک قسم کی فتح کا دور ہے کیونکہ وہ اس سے قبل کے استہزاء اور شدید ترین مخالفتوں کے دوروں کو پیچھے چھوڑ کر ایک ایسے دور میں سے گزر رہی ہے جس میں ہر قوم اور ہر مذہب اور ہر رنگ و نسل کے مدبرین جماعت احمدیہ کے عظیم کارناموں کی مدح و توصیف میں قلمیں چلا رہے ہیں اور اس بہتات سے چلا رہے ہیں کہ اب ان تحریروں کا احاطہ کرنا ناممکن دکھائی دیتا ہے اس لئے اس دور کے چند ہی مفکرین کی آراء بطور مشتے از خروارے پیش کر سکوں گا۔

مولانا ابوالکلام آزاد

علامہ اقبال شدید مخالفت کے دور میں ہی وفات پا چکے تھے۔ مولوی ظفر علی صاحب ضعفِ پیری کی وجہ سے عملی زندگی سے الگ ہو چکے تھے۔ البتہ مولانا ابوالکلام آزاد جو اپنے تبحرِ علمی اور شعلہ بیانی کی وجہ سے امام الہند کے نام سے موسوم ہوتے تھے انہوں نے جماعت احمدیہ کا تیسرا دور بھی دیکھا ہے۔ چنانچہ مولانا موصوف جب ہندوستان کے وزیر تعلیم تھے۔ ۶ر اپریل ۱۹۵۶ء کو کسی شخص نے جماعت احمدیہ کے متعلق تحریری استفسار کیا۔ اس کے جواب میں مولانا موصوف نے لکھا کہ:۔

"وفاتِ مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے"

گویا موصوف نے پھر سے جماعت احمدیہ کے اس بنیادی مسئلہ کو تسلیم کر لیا

علامہ نیاز فتحپوری

دورِ حاضر کے مایہ ناز ادیب علامہ نیازؔ فتحپوری کو علم و ادب کی دنیا میں سند کے طور پر مانا جاتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے وہ واقعی اپنے آپ کو مہدیٔ موعود سمجھتے تھے۔ اور یقیناً انہوں نے یہ دعویٰ ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔ علاوہ اس کے دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجۂ عمل ہے سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار نہیں کر سکتے اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں کیا یہ جذبۂ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو۔ اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔"

(بحوالہ سیرت و سوانح صفحہ ۷۹-۸۰)

مشہور اخبار "نوائے وقت" کے نمائندہ حفیظ ملک نے ایک مضمون زیرِ عنوان "افریقہ میں تبلیغِ اسلام" شائع کیا جسے اخبار "رضاکار" لاہور نقل کر کے لکھتا ہے:۔

"محترم حفیظ ملک صاحب نے اپنے مراسلہ میں احمدی مبلغین اور عیسائی مشنریوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ احمدی مبلغین کس طرح عیسائی مشنریوں کا سرتوڑ مقابلہ کر کے لاکھوں افریقیوں کو احمدی بنا رہے ہیں۔ اختلاف عقاید کے باوجود حفیظ ملک نے احمدی مبلغین کی تبلیغی کوششوں کو سراہا ہے اور انہیں خراجِ تحسین ادا کیا ہے"

(ہفت روزہ رضاکار لاہور یکم مئی ۱۹۶۱ء)

جماعت احمدیہ کا پیغام کسی ایک قوم یا کسی ایک ملک یا کسی ایک نسل سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ تمام بنی نوعِ انسان کیلئے یہ پیغام ہے۔ لیکن چونکہ اول مخاطب اس پیغام کے خود مسلمان ہی ہیں اس لئے سب سے زیادہ تمسخر اور استہزاء بھی مسلمانوں کی طرف سے وقوع میں آیا اور دوسری قوموں سے بڑھ کر شدید مخالفت بھی مسلمانوں کی طرف سے ہی ہوئی اور دوسری اقوام کی بہ نسبت زیادہ مسلمان ہی جماعت احمدیہ میں داخل بھی ہوئے یہ ایک خصوصیت ہے جو غیر احمدی مسلمانوں کو حاصل ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہر قوم جماعتِ احمدیہ کو مختلف ادوار میں مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے دیکھتی رہی ہے۔ اور اس کے مطابق مختلف رنگوں میں برتاؤ بھی کرتی رہی ہے قلتِ وقت مانع ہے کہ میں اس وقت ان تفصیلات میں جا سکوں۔

ہمارے اپنے ملک میں آریہ سماجی حضرات کی جانب سے استہزاء اور مخالفت کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں ہے۔ لیکن آج جبکہ جماعتِ احمدیہ تیسرے دور میں سے گزر رہی ہے۔ اور ہر قوم جماعتِ احمدیہ کے بہترین اصولوں کی مداح ہے اور اس کی بنی نوعِ انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کا اعتراف کر رہی ہے۔ ہمارے آریہ بھائی بھی اس میدان میں پیچھے نہیں رہے ان کا اخبار آریہ ویر جالندھر احمدیوں اور آریہ سماجیوں کے جلسہ کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"میں حیران ہوں کہ یہاں بھی مسلمان مرزائیوں کا جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ اس میں نہ تو ٹیلیفون ہی لگائے جاتے ہیں نہ ہی سازباز کے ساتھ بھجن اور سینما کی طرز پر ہی گائی جاتی ہیں نہ بزرگوں کے سوانگ ہی رچائے جاتے ہیں۔ نہ ناٹک اور ڈرامے کھیلے جاتے ہیں نہ بال سنوارے فیشن میں غرق پوڈر لونڈر لگائے نیم برہنہ لڑکیاں ہی نچائی جاتی ہیں۔ اور نہ ہی ان تیتریوں کے جلوس نکالے جاتے ہیں لیکن جلسہ کی رونق دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ لیکچر ٹھیٹ عالمانہ اسلامی تعلیم میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کے حقائق بتلائے جاتے ہیں۔ حاضری کا یہ عالم کہ آریہ سماج کے جلسہ میں بھی اتنی نہیں ہوتی۔ یوپی۔ سی پی۔ بہار۔ پاکستان سے لوگ آ کر شامل ہوتے ہیں۔ ان کا انحاد بھی قابلِ تعریف ہے۔ تبلیغی سپرٹ قابلِ تقلید اور پابندی نماز و تلاوتِ قرآن قابلِ رشک ہوتی ہے۔"

(آریہ ویر جالندھر ۱۲ر مئی ۱۹۵۷ء)

ہمارے سکھ بھائیوں کو اس اعتبار سے جماعتِ احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے کہ سکھ دھرم کے بانی حضرت گورونانک جی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام دونوں بزرگ پنجابی۔ اور ان کے مراکز پنجاب میں ہی ہیں اس لئے سکھ مدبرین نے جماعتِ احمدیہ کو قریب سے دیکھا لہٰذا سکھ حضرات کی بھی وہ تحریریں پیش کی جاتی ہیں۔ سکھوں کا مشہور اخبار "خالصہ سماچار" امرتسر لکھتا ہے:۔

"صرف احمدی مسلمانوں نے ہی کس طرح دنیا کے تقریباً ہر ملک میں مبلّغ بھیج کر اور مساجد قائم کر کے اپنے پاؤں مضبوط کر لئے ہیں۔ امریکہ ایسے ملک میں ان کے ۱۸ تبلیغی مراکز قائم ہیں اور گولڈ کوسٹ افریقہ میں تعداد ۱۰۷ لاکھ ہے۔ دوسرے لٹریچر کے علاوہ ان کے گیارہ اخبار غیر ملکی زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بات صاف طور پر قابلِ غور ہے کہ افریقہ ایسے پسماندہ ملکوں میں تبلیغ کا میدان زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے یہ لوگ اس طرف خاص توجہ دے رہے ہیں اور حیران کر دینے والی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔"

(خالصہ سماچار ۲ر اپریل ۱۹۵۹ء)

جناب سردار پرتاپ سنگھ کیروں سابق وزیر اعلےٰ پنجاب نے ۲۸ر جولائی ۱۹۶۲ء کو قادیان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں جماعتِ احمدیہ کی رواداری اور وسعتِ قلبی کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان خوبیوں والی جماعت کو دنیا میں پھیلنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اور یہ جماعت کا حق تھا کہ یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک اس کے لئے خندہ پیشانی سے اپنے دامن پھیلاتے اور اس کی تبلیغ کو سنتے ..... میں احمدیہ جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تاکہ دنیا میں انسانیت اور رواداری کا بول بالا ہو۔"

(تبلیغ اسلام صفحہ ۲۵)

(باقی آئندہ)

بالکل آسان طریقِ ادائیگی

دفتر ہذا کی طرف سے حصہ جائداد کی قسط وار ادائیگی کی جو تحریک جاری کی گئی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے موصیوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ بھی قسط وار ادائیگی فرما سکتے ہیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اذکروا موتاکم بالخیر

مولوی فضل کریم صاحب آف کلکتہ کی افسوسناک وفات

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نامنل مبلغ مقیم کلکتہ

آہ! جناب مولوی فضل کریم صاحب آف کلکتہ مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۶۹ء کو وکٹوریہ جوبلی سول ہسپتال امرتسر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ افسوسناک اطلاع مکرم حضرت امیر صاحب قادیان نے بذریعہ تار ارسال فرمائی مرحوم جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے قافلہ کلکتہ کے ہمراہ مورخہ ۳ر جنوری بروز جمعہ روانہ ہوئے تھے۔ باوجودیکہ روانگی سے قبل ان کی صحت اچھی نہ تھی۔ ان کو دمہ اور دل کی کمزوری کا عارضہ تھا اور چند قدم چلنے پر سانس پھول جاتا تھا۔ مگر چونکہ اس قافلہ میں چند زیر تبلیغ بنگالی اور بعض نو احمدی بنگالی جا رہے تھے اس لئے اس جذبہ کے ماتحت کہ ان کو تبلیغ کی جائے گی مرحوم اپنے اخراجات پر اس قافلہ میں شریک ہوئے ریزرویشن کا بڑی مشکل سے انتظام کیا۔ اور راستہ میں وہ ان زیر تبلیغ دوستوں سے تبلیغی گفتگو کرتے رہے

مگر ۴ر جنوری کی شام کو جب ہم لکھنؤ سے آگے بڑھ گئے۔ مرحوم کی تکلیف بڑھ گئی اور بڑھتی چلی گئی۔ مرحوم اپنے ہمراہ دوائیوں کا تھیلا لائے تھے وہ استعمال کی گئیں مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ رات انہوں نے اور افراد قافلہ نے جاگ کر گزاری۔ لدھیانہ اسٹیشن پر ڈاکٹر کو بلایا گیا جنہوں نے انجکشن دیا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ۵ر جنوری کی صبح کو ہم امرتسر پہنچ گئے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی تھی۔ گاڑی سے بمشکل اتارا گیا۔ ریلوے ڈاکٹر کو بلایا گیا انہوں نے بڑی ہمدردی سے ان کا طبی معائنہ کیا اور انجکشن دینے کے بعد کہا کہ ان کے دل پر حملہ ہوا ہے۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال میں داخل کروا دیں۔ اور خود ہی ایمبولینس گاڑی کا انتظام بھی کر دیا۔ چنانچہ مولوی صاحب مرحوم کو امرتسر کے وکٹوریہ جوبلی ہسپتال میں لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے ان کے فوری داخلہ کا انتظام کر دیا۔ چنانچہ مولوی صاحب مرحوم کا ڈاکٹروں نے فوری علاج شروع کر دیا۔ ان کی تیمارداری پر مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ بھرت پور کو مقرر کر دیا گیا۔ اور باقی افراد قافلہ قادیان پہنچ گئے۔ مکرم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ قادیان سے جملہ حالات گوش گزار کئے۔ دونوں بزرگوں نے ازراہ ہمدردی دوسرے روز عزیزم مکرم سید منظور احمد صاحب عاقل کو ضروری اخراجات دے کر مولوی صاحب مرحوم کی تیمارداری کے لئے بھجوا دیا۔

جلسہ کے ایام میں احباب کرام نہایت توجہ اور الحاح و زاری سے مرحوم کی شفایابی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعائیں کرتے رہے۔ دو روز بعد اطلاع ملی کہ مولوی صاحب مرحوم کو قدرے افاقہ ہے اور حالت سنبھلی ہے۔ مورخہ ۹ر جنوری کو خاکسار اور مکرم سید کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ان سے جا کر ملے۔ گفتگو ہوئی بظاہر حالت رو بصحت تھی۔ مگر جب میں ان کو قادیان سے واپسی پر ۱۲ر جنوری کو ملا تو ان کی حالت غیر تسلی بخش پائی۔ بالآخر ۱۵ر جنوری ۱۹۶۹ء کو کلکتہ میں مکرم امیر صاحب قادیان کی یہ افسوسناک تار ملی کہ مولوی فضل کریم صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بعد کی اطلاع ہے کہ مرحوم کی نعش کو امرتسر سے قادیان لے جایا گیا اور عام قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

ادھر کلکتہ میں جب ان کی وفات کی خبر ملی تو احباب جماعت میں رنج و غم کے جذبات پیدا ہوئے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اہلیہ اپنے عزیزوں سے ملنے مشرقی پاکستان گئی ہوئی ہیں۔ گھر میں ان کے بچے اور بیوہ بہن ہیں۔ اس روح فرسا خبر کا ان کے بچوں پر نہایت ہی شدید اثر ہوا۔ خاکسار مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مع فرزندان۔ مکرم شمس الدین حیدر صاحب اور مستورات مکرم مولوی صاحب مرحوم کے گھر گئے۔ تعزیت کی اور بچوں کو تسلی دی۔ اور ادھر ان کے عزیزوں کو بذریعہ تار اطلاع بھجوائی گئی۔ مقامی احباب مرحوم کے اہل و عیال سے مناسب ہمدردی اور ان کی ضروریات کا اہتمام کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مولوی صاحب مرحوم کے پسماندگان میں ان کی بیوہ۔ بیوہ بہن اور ۹ بچے ہیں۔ گھر میں صرف وہی کمانے والے تھے۔ اخراجات کا بوجھ زیادہ تھا۔ باوجود علالت طبع کے وہ اپنی ڈیوٹی پر باقاعدہ جاتے تھے۔ اب ان کی وفات کے بعد ان کے اہل و عیال کے لئے صبر کا ایک بڑا امتحان ہے۔ مولوی صاحب مرحوم بڑی خوبیوں والے تھے۔ قادیان کے مدرسہ احمدیہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ اچھی دینی اور علمی معلومات رکھتے تھے۔ تبلیغ کا شوق تھا۔ جب کبھی کہیں سلسلہ کی خدمت پر انہیں بھجوایا جاتا شوق سے جاتے۔ نظام سلسلہ کے پابند تھے۔ اور اس کے لئے غیرت رکھنے والے تھے۔ نظام خلافت سے وابستگی اور عقیدت و محبت تھی۔ فرصت کے اوقات میں انجمن میں آتے سلسلہ کے اخبارات و کتب کا مطالعہ کرتے رہتے۔ ان کی اہلیہ اور بہن اور بچے اکثر جماعت کی تقریبات میں التزام سے شریک ہوتے۔ اب جبکہ بنگال میں بنگالی مسلمانوں میں احمدیت کی طرف میلان شروع ہوا ہے مولوی صاحب مرحوم جیسے تبلیغ کا شوق و جذبہ رکھنے والے آدمی کی شدید ضرورت تھی۔ مگر خدائی تقدیر اور فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ خدا ہی اپنی مصلحتوں کا راز دان ہے۔ اس لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے فضل سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور صوبہ بنگال میں احمدیت کے نور کو پھیلا دے اور سعید روحوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین

نتیجہ امتحان

سونگھڑہ۔ اڑیسہ

مکرم سید شاہد احمد صاحب	۶۳
مکرمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ عمر	۳۹

کیرنگ۔ اڑیسہ

مکرم ذکی الدین صاحب	۶۰
" ضیاء الرحمٰن صاحب	۵۲
" زین العابدین صاحب	۴۲
" مشتاق احمد صاحب	۶۶
" شرافت احمد خاں صاحب	۴۹
" مفیع الدین صاحب	۵۸
" انیس الرحمٰن خاں صاحب	۶۴
" مجیب الرحمٰن صاحب	۶۴
مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ	۳۹
" عطر النساء بی بی صاحبہ	۴۱
" حذیفہ بیگم صاحبہ	۶۱
" صراطاً بی بی صاحبہ	۳۸
" منصورہ بیگم صاحبہ	۶۰
" رابعہ بشریٰ صاحبہ	۶۰
مکرم شیخ سمیع الرحمٰن صاحب	۵۶
" سیف الرحمٰن صاحب	۷۰
" اسد علی خاں صاحب	۶۷
" ظلّ الرحمٰن صاحب	۷۱
" سلامت اللہ صاحب	۵۹
" منظور حسین صاحب	۶۲
" کرامت علی صاحب	۵۲
" تجمل علی صاحب	۷۰
مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ	۴۵
" امۃ الودود صاحبہ	۳۹
" قدسیہ بانو بیگم صاحبہ	۴۰

نیما پور۔ میسور

مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر	۴۰
" قمر الدین صاحب قمر نشینی	۴۲

بقیہ صفحہ ۱

کانپور۔ یوپی

مکرمہ حسن پروین صاحبہ	۶۸
" شاہین پروین صاحبہ	۵۷
" سائرہ پروین صاحبہ	۶۰
" کلثوم بانو صاحبہ	۶۷
" شہناز بانو صاحبہ	۴۶
" نسیم بیگم صاحبہ	۴۶

دیودرگ۔ میسور

مکرم محمد عبد الغنی صاحب	۶۶
" محمد فہیم احمد صاحب	۶۴
" محمد عبد الکریم صاحب نور	۸۹ دوم
" محمد وسیم احمد صاحب	۵۵

مولوی محمد یوسف صاحب زیروی بھکشو متوجہ ہوں

مولوی محمد یوسف صاحب زیروی کی طرف سے نظارت ہذا کو جو بھی خطوط آتے ہیں وہ ان میں اپنا ایڈریس درج نہیں کرتے جس پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔ قریباً ہر خط میں (جہاں سے بھی لکھا گیا ہو) یہ درج ہوتا ہے کہ "دو تین دن میں آگے جانے والا ہوں" اس وجہ سے دفتر ہذا کے لئے ممکن نہیں کہ ان سے خط و کتابت کی جا سکے

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مولوی محمد یوسف صاحب کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا تازہ ایڈریس دفتر کو لکھیں جس پر ان کے ساتھ خط و کتابت کی جا سکے۔ یعنی ہر خط لکھتے وقت وہ اپنا ایسا ایڈریس تحریر کریں جس پر انہیں جواب دیا جا سکے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نتیجہ امتحان کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال تربیتی تبلیغی و تعلیمی اغراض کے پیش نظر کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا امتحان لیا جاتا ہے۔ امسال بھی حسب سابق ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان لیا گیا جس میں ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے ۱۹۳ ممبران نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

اس امتحان میں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی آف حیدرآباد آندھرا پردیش نے ۹۰ نمبر حاصل کر کے اوّل۔ مکرم محمد عبد الکریم صاحب نور آف دیودرگ نے ۸۹ نمبر حاصل کر کے دوم۔ مکرم احمد عبد الرشید صاحب آف حیدرآباد نے ۸۷ نمبر لے کر سوم اور مکرم سید ظفر احمد صاحب کلکتہ نے ۸۵ نمبر لے کر چہارم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو مبارک کرے اور ان کی یہ کامیابی آئندہ بے شمار کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو آمین۔ ذیل میں نام اور نمبر درج کئے جا رہے ہیں:-

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان

عبد الرشید ضیا متعلم مدرسہ احمدیہ ۶۵
سراج الدین " ۷۶
محمد عمر تیاپوری " ۵۹
شیخ محمد ایوب " ۳۴
منظفر احمد فضلی " ۵۴
ملک عنایت اللہ " ۴۹
نصیر الدین احمد " ۶۰
مکرم محمد شریف صاحب ۴۰
" مرزا بشیر احمد صاحب ۳۳
بشارت احمد محمود متعلم مدرسہ احمدیہ ۵۳
نور الاسلام " ۵۰
نی محمد فاروق " ۵۵
محمد حمید کوثر " ۷۵
یونس احمد " ۵۳
مرزا احمد خادم " ۳۹
محمد عبد الحق " ۲۳
جاوید اقبال " ۵۵
مجید احمد " ۵۷
رفیق احمد مالاباری " ۵۹
مکرم بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں ۷۲
مکرمہ نذیرہ بیگم صاحبہ ۶۵
" راشدہ زرینہ صاحبہ ۶۱
" بشریٰ بیگم صاحبہ ۴۶
" خورشیدہ بیگم صاحبہ ۳۸

شاہجہانپور ۔ یوپی

مکرمہ امۃ الباری صاحبہ ۵۰
" نجمی خالدہ صاحبہ ۷۰
" انور جہاں صاحبہ ۳۵
" محبوبی خاتون صاحبہ ۴۰
مکرم محمد عقیل صاحب قریشی ۵۰
" محمد فاروق صاحب قریشی ۵۰
" ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی ایم بی بی ایس ۷۵
مکرم محمد شاہد صاحب قریشی ۵۰
" راشد محمود صاحب قریشی ۴۹
" نظام الدین صاحب عباسی ۵۰

امروہہ

مکرم فرید احمد صاحب ۴۰

کلکتہ

مکرم فیروز الدین صاحب الور ۴۷
" روشن علی صاحب ۵۰
" ماسٹر مشرق علی صاحب ۷۵
" محمد تسنیم صاحب ۵۰
" سید ظفر احمد صاحب ۸۵
مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ ۵۵
" نزہت آمنہ صاحبہ ۵۰

سانڈھن ۔ یوپی

مکرم بہادر خاں صاحب ۳۷
" خورشید علی خاں صاحب ۳۳
" ریاض احمد خاں صاحب ۶۳

شولاپور ۔ مہاراشٹر

مکرم خلیل احمد صاحب محبوب ۷۱

جمشید پور ۔ بہار

مکرم مقبول احمد صاحب ۴۰
" خورشید احمد صاحب ۴۶
" عبد الحمید صاحب ۵۰
" سید حمید الدین صاحب ۶۵

سکندر آباد ۔ آندھرا

مکرمہ علیمہ بیگم صاحبہ ۴۸
" بلقیس بیگم صاحبہ ۳۵
" صدیقہ صاحبہ ۷۹
مکرمہ فرحت صاحبہ ۸۳
مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ۷۰
" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب ۴۵
" حمید اللہ صاحب ۴۸
" سعد اللہ صاحب ۵۵
" لطف احمد صاحب ۴۲
" محمد یٰسین شریف صاحب ۳۶
" مہر دین صاحب ۴۰
" بشیر الدین صاحب ۵۵
" مسیح الدین صاحب ۵۲

کرڈاپلی ۔ اڑیسہ

مکرم محمد صدیق صاحب ۵۶
" شیخ عبد الشکور صاحب ۳۹
" شریف احمد صاحب ۳۷
" شیخ محمود صاحب ۳۵
" قطب الدین خاں صاحب ۲۵
" محمد حکیم صاحب ۴۹
" کالے خاں صاحب ۵۰
" نواب الدین صاحب ۳۳
" انور خاں صاحب ۵۱
" شیخ عبد الحبیب صاحب ۳۳

حیدرآباد ۔ آندھرا

مکرمہ سیدہ امۃ الباری صاحبہ ۴۰
" زیب النساء صاحبہ ۳۹
" امۃ الحمید صاحبہ ۴۲
" نصرت جہاں صاحبہ ۴۵
" زبیدہ بیگم صاحبہ ۴۴
" نور جہاں صاحبہ ۴۲
" صفیہ بیگم صاحبہ ۵۰
" انیسہ صاحبہ ۴۹
" حمیدہ بیگم صاحبہ ۴۶
" عشرت بانو صاحبہ ۴۴
" حشمت سلطانہ صاحبہ ۴۷
مکرم مرزا انور اللہ بیگ صاحب ۵۷
" سید مشتاق احمد صاحب ۸۰
" سید حبیب احمد صاحب ۵۵
" احمد حسین صاحب ۶۴
" سید غوث صاحب ۵۰
" مرزا نور اللہ بیگ صاحب ۴۰
" محمد حبیب اللہ صاحب ۷۶
" شیخ ظفر احمد صاحب ۵۸
" میر احمد عارف صاحب ۵۷
" ارشاد حسین صاحب ۶۴
" یوسف حسین صاحب ۵۶
" شمس الدین ۸۳
" عارف احمد صاحب قریشی ۶۱
" محمود احمد صاحب کمال ۷۰
" محمد صادق صاحب ۷۸
مکرم ظفر عبد الباسط صاحب ۷۴
" احمد عبد الحمید صاحب ۸۰
" محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی ۹۰ اوّل
" محمد شمس الدین صاحب ۶۹
" محمد عبد القیوم صاحب ۸۳
" احمد عبد الرشید صاحب ۸۷ سوم
" مشتاق احمد صاحب ۶۹
" شیخ محبوب احمد صاحب ۷۴
" میر احمد صادق صاحب ۵۸

رشی نگر ۔ کشمیر

مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب لون ۴۶
" مبارک احمد صاحب بٹ ۵۱
" مبارک احمد صاحب ۴۷

بنگلور

مکرمہ نہیدہ بیگم صاحبہ ۵۱
" سلیمہ خاتون صاحبہ ۶۲
" بشریٰ فاطمہ صاحبہ ۴۶
" اے آر ساجدہ صاحبہ ۴۰
مکرم جی ایم عنایت اللہ صاحب تسنیم ۷۳
" ڈاکٹر محمد امام صاحب ۴۸
" محمد صبغۃ اللہ صاحب ۵۰
" عبد الرحمٰن بیگ صاحب ۵۷
" محمد ظفر اللہ صاحب ۴۲
" سید اقبال احمد صاحب جاوید ۳۳

چوددار ۔ اڑیسہ

" فضل الرحمٰن خاں صاحب ۵۶
" محمد شمس الحق صاحب ۵۳

ڈائمنڈ ہاربر

" محمد یار علی صاحب ۷۶
" قاضی عبد الرشید صاحب ۵۲
" محمد مسیح صاحب ۵۸
" محبوب الامام صاحب ۵۴
" مفخر الامام صاحب ۴۰
" بشیر الدین صاحب ۴۰
" صادق علی صاحب ۳۳
" عبد الواحد صاحب ۶۲
" عرفات صاحب ۶۰
مکرمہ نیلوفر طاہرہ صاحبہ ۴۲

شیموگہ

مکرم سید نثار صاحب ۵۸
" ایس کے اختر حسین صاحب ۷۶
" عبد التسلیم صاحب ۵۲
" رفیق احمد صاحب ۸۳
مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ ۷۷

(باقی صفحہ ۹ پر)

اِدارِیہ .... بقیہ صفحہ نمبر ۲

دِلوں کو قریب لانے کے لئے مسیح موعود اور آپؑ کی پاک جماعت کو اُسی نہج پر انصارِ دین بن کر ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں پیش کرنی ضروری تھیں جن سے مخالفین پر دینِ اِسلام کا واضح غلبہ حاصِل ہو۔

الغرض وہ مسلمان جو سچے دِل سے عالَمِ اِسلام کی موجُودہ عذاب کی صُورت سے نجات چاہتے ہیں اُن کا اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنے دلوں میں ایمان ٹٹولیں اور اس کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور یاد رکھیں، ایسا زندہ اور فعّال ایمان دنیوی جماعتوں اور فرقہ بندیوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے آسمان کے ساتھ پیوند کی ضرورت ہے۔ آسمان سے ایمانی انوار نازل ہوتے ہیں جو دِلوں کی تمام کدُورتوں کو دھو کر ہر قسم کی قُربانی کے لئے تیار کر دیتے ہیں۔ تب ایک ایماندار کو نہ دولت سے پیار رہتا ہے اور نہ عزیز و اقارب کی محبّت خدا کی محبّت کی راہ میں حائل ہوتی ہے !!

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جماعتِ احمدیّہ کو ایسا ایمان میسّر ہے۔ اسی کے سبب وہ خدمتِ دین کے لئے ایسی ایسی قُربانیاں دے رہی ہے کہ دُوسرے مسلمان اس سے قاصر ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے نہ اُن کے قوّتِ بازو کا نتیجہ!

عالَمِ اسلام کی موجودہ صُورتِ حال یا آنے والے حالات کا جو کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اس کے پیشِ نظر ہم سمجھتے ہیں کہ تمام عالَمِ اسلام کیلئے یہ ایک زبردست انتباہ ہے خدائے قدّوس کی طرف سے اگر وہ اس موقعہ کی نزاکت کو سمجھ کر سنبھل جائے اور من حیث القوم اپنے اندر غیر معمُولی تبدیلی پیدا کرلے تو خدا کی نُصرت بہت جلد اُسے اِس زبوں حالی سے نکال لے گی —— لیکن اگر اس نے غفلت کی اور لاپرواہی کا طریق جاری رکھا، جیسا کہ بظاہر حالات کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے تو یہ بات یاد رہے کہ خدا کے دین نے تو بہرحال غالب آنا ہے مگر افسوس کہ دینِ اسلام کا غلبہ دیکھنے والے یہ نام کے مُسلمان نہ ہوں گے بلکہ اُن کی جگہ کوئی اور ہوں گے جن کا ذکر سورت محمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) میں

اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ

کے الفاظ میں کیا گیا ہے اور ہفتہ وار المنبر کے مُدیر صاحب تک کو اس کا احساس ہے (جیسا کہ اُن کا ایک شذرہ ہم "بدر" کی گذشتہ اشاعت میں نقل بھی کر چکے ہیں) مگر تعجّب کا مقام تو یہی ہے کہ مُدیرِ المنبر جیسے عالِمِ دین کہلانے والوں کو اس واضح احساس کے ساتھ ساتھ درست راہ اختیار کرنے میں اُن کا عِلم حجابِ اکبر بن رہا ہے۔ کاش وہ اور اُن کے ہم پلّہ دُوسرے علماء درست لائنوں پر خود بھی غور و فکر کریں اور اپنے زیرِ اثر دُوسرے مسلمانوں کو بھی اسی کی طرف لانے کی کوشش کریں تا سب مل کر عذابِ الیم سے بچ جائیں —— !!

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی !!

آئندہ روشن مستقبل صِرف احمدی بچّوں کا ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقفِ جدید کا بارھواں سال شروع فرمانے کا اعلان تمام جماعتوں کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ لیکن جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں اخلاص کے اس رنگ اور جذبہ کے ساتھ موصُول نہیں ہو رہی ہیں جیسے کہ ہونی چاہیئے تھیں۔ اس لئے جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان و سکرٹریانِ مال و قائدینِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ کنندگان کی فہرستیں خاکسار کے نام ارسال فرما دیں۔ تاکہ یہ فہرستیں اطلاع اور دُعا کے لئے حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی جا سکیں۔

سیدنا حضرت اقدس ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :—

"آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچّوں کا ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ساری دنیا کو ہدایت دیگا۔ اور دُنیا کی سب سے زیادہ دولت بھی تمہیں دیگا۔ یہ الٰہی وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی بچّوں سے کر رکھا ہے۔ جب یہ بچّے بڑے ہوں گے۔ اور ان کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہوگی تو اس وقت دُنیا بدل چکی ہوگی۔ اور (انشاء اللہ) صرف احمدیت کی دُنیا نظر آئے گی۔ اور پھر وہی عزت پائیں گے۔ جو بچّے احمدی ہوں گے۔

پس اَے احمدی بچّو! اَے مردو! اور اَے عورتو! یہ وہ انعام ہے جو اللہ تعالےٰ تمہیں دینا چاہتا ہے تم اس کے لئے مالی اور جانی قربانی کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ تم ہی اعلیٰ انعام کے حقدار قرار دئے جاؤ۔"

پس جماعت کے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خود اس بابرکت تحریک میں حصّہ لیں۔ بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ وہ اپنی ذمّہ داریوں کو ابھی سے سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ اسی طرح جماعت کی خواتین کو بھی اس تحریک میں شامل ہونا چاہیئے اور کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد اس بابرکت تحریک سے باہر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام افرادِ جماعت کا حافظ و ناصر رہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیّہ قادیان

ہائیڈروجن بم سے کہیں بڑھ کر ہلاکت آفریں خطرۂ عظیم

بقیہ صفحہ اوّل

میں آٹھ سو فیصد اضافہ ہُوا ہے۔ اور اب تو حالت یہ ہے کہ امریکہ میں امراضِ خبیثہ میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد میں ہر سال ۱۷ لاکھ نئے مریضوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ امراضِ خبیثہ کی فیصد شرح میں اضافہ کی ایک وجہ نوجوانوں میں ہم جنسی تلذّذ (HOMO - SEXUALITY) کا بڑھتا ہُوا رجحان بھی ہے ..... آج کل دُنیا میں بین الاقوامی سطح پر ایک اَور معاشرتی بیماری پنپ رہی ہے۔ اور وہ ہے ہم جنسی تلذّذ کی بیماری۔ جملہ اخلاق سوز افعال میں سے یہ سب سے زیادہ مکروہ فعل پھیل رہا ہے، اور پھیل بھی رہا ہے منظم طور پر، اور جوں جوں یہ پھیل رہا ہے اُسے زیادہ سے زیادہ عوامی مقبولیّت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔

(بحوالہ دی پلین ٹروتھ بابت ستمبر ۶۸ء ص ۷، ۸)

مغربی ممالک میں اخلاقی پستی و گراوٹ اور ہولناک بگاڑ و فساد کی اِس انتہائی افسوسناک صورتِ حال کے اصل اسباب پر تو ہم کسی آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے —— سرِدست ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آج اِس صورتِ حال سے دوچار ہونے والے ممالک میں اکثر و بیشتر وہی ممالک شامل ہیں جن میں عیسائیت صدیوں حکمران رہی ہے۔ اور برائے نام آج بھی حکمران ہے۔ اِس صورتِ حال کو مسٹر ہربرٹ آرمسٹرانگ نے مغربی تہذیب کے لئے ہائیڈروجن بم سے بھی زیادہ مہلک اور ہلاکت خیز قرار دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے :—

"فحاشی اور بے حیائی کی رَو بڑی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ حتّٰی کہ ہمارے معاشرے کا اخلاقی ڈھانچہ ناقابلِ یقین حد تک لڑکھڑاتا ہُوا موت سے ہم آغوش ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ صورتِ حال تہذیب کی بقاء کے حق میں بڑی تیزی سے ہائیڈروجن بم سے بھی زیادہ بڑا خطرہ بنتی جا رہی ہے۔"

(دی پلین ٹروتھ ستمبر ۶۸ء ص ۷)

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ مجریہ صلح ۱۳۴۸ ہش)

درخواست ہائے دُعا

حیدرآباد کے مندرجہ ذیل احباب نے بدر کی اعانت میں حصّہ لیتے ہُوئے اپنی دینی و دُنیوی ترقیات کے حصُول کے لئے بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت سے دردمندانہ دُعا کی درخواست کی ہے :—

(۱) مکرم شریف احمد بیگ صاحب
(۲) محمد نور الدین صاحب
(۳) خیر النساء بیگم صاحبہ
(۴) غلام احمد عزیز خانصاحب۔
(۵) غفور النساء بیگم صاحبہ
(۶) محمد مہر الدین صاحب برادر محمد صادق صاحب۔
(۷) نذیر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محمد منصور احمد صاحب
(۸) محمد مظفر الدین احمد صاحب ابن محمد صادق صاحب

خاکسار : محمد صادق حیدرآبادی

وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں بعض اہم ارشادات

فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سلسلہ کے اخراجات کا زیادہ تر دارومدار آمد چندہ جات پر ہے۔ اس لئے وصولی چندہ جات کا کام کس قدر اہم ہے۔ لیکن اگر ہم بزرگانِ سلسلہ کے ارشادات پر غور اور عمل کریں تو کسی دقت کے پیش آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں کچھ بیش قیمت تجاویز احباب جماعت کے سامنے پیش کی ہوئی ہیں۔ اور احباب کے علم میں اضافہ اور وصولی چندہ جات میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ:-

(۱) "مقامی جماعتوں کے کارکن اپنی اپنی جگہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیں کہ کیا ان کے حلقہ میں کوئی احمدی ایسا تو نہیں ہے جو حسبِ ہدایت سلسلہ باقاعدہ چندہ ادا نہ کرتا ہو۔ یعنی اگر وہ موصی ہے اور اپنی وصیت کے مطابق چندہ نہ دے رہا ہو۔ اور اگر غیر موصی ہے تو مقررہ ریٹ کے مطابق چندہ ادا نہ کر رہا ہو۔ اگر جماعت میں کوئی نادہند ہو یا وہ چندہ دیتا ہو مگر مقررہ شرح کے مطابق نہ دیتا ہو تو اُسے ہر رنگ اور پوری کوشش کے ساتھ پورا چندہ یا پورا حصہ وصیت ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ اور اس کوشش کو یہاں تک کامیاب بنایا جائے کہ جماعت میں کوئی فرد نادہند نہ رہے۔ احمدی ہو کر چندہ میں نادہند ہونا ایسا ہے کہ گویا کسی کا آدھا دھڑ مارا ہوا ہو۔

(۲) تجارت پیشہ اور زمیندار اصحاب اور صناعوں اور دیگر پیشہ ور لوگوں کے چندے کی خاص نگرانی کی جائے کہ وہ اپنی آمد کے مطابق صحیح صحیح چندہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ چندہ کے معاملہ میں زیادہ خرابی اس حصہ میں واقع ہوتی ہے۔ بعض آدمی اپنی آمد بتانے سے گریز کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سمجھایا جائے کہ آپ بیعت کرتے ہوئے اقرار کر چکے ہیں کہ "میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ اس لئے آپ کا یہ سودا خدا کے ساتھ ہے اور خدا کے ساتھ سودا کر کے دھوکا کرنے والا بالآخر کبھی کامیاب اور بامراد نہیں ہوتا۔

(۳) جو نئے دوست جماعت میں داخل ہوتے ہیں انہیں شروع سے ہی چندہ دینے کا عادی بنایا جائے۔ یہ پالیسی درست نہیں ہے کہ نئے لوگوں کے ساتھ چندوں میں نرمی کرنی چاہیئے جو لوگ ایک دفعہ رعایت کے عادی ہو جاتے ہیں وہ پھر اِلّا ماشاء اللہ ہمیشہ رعایت کے ہی طالب رہتے ہیں۔ پس نئے دوستوں کو شروع میں ہی چندہ کا فلسفہ سمجھا کر اور مناسب رنگ میں تحریک کر کے چندوں کا عادی بنایا جائے۔

مندرجہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر احباب کرام اور عہدیدارانِ جماعت کا فرض ہے کہ اس کے مطابق چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کیلئے پوری توجہ اور کوشش سے کام لیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر پورا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

قمر الانبیاء سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نظر میں

تحریکِ جدید کی اہمیت

فرمایا:-

"تحریکِ جدید ایک بڑا اہم صیغہ ہے جس کے ذریعہ سے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے۔ اور اسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کی ساکھ دُنیا میں بڑھ رہی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض جماعت کے مخلص کہلانے والے جو واقعی مخلص ہیں مگر غلطی خوردہ ہیں وہ تحریکِ جدید کے چندہ میں سُستی دکھاتے ہیں"

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جس سُستی کی طرف اشارہ فرمایا تھا وہ مختلف انواع کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً:-

(۱) بعض احباب اپنی مالی حیثیت سے بہت کم چندہ دیتے ہیں۔
(۲) بعض احباب وعدہ کر کے ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کرتے۔
(۳) بعض افرادِ جماعت اس ثواب سے کلی طور پر محروم ہیں۔ یعنی شمولیت ہی سے گریزاں ہیں۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے آپ سے درخواست کروں گا کہ غور فرمائیں کہ آپ اس کی کسی شق کے ماتحت ثواب سے محروم تو نہیں ہیں؟ اگر کسی غلط فہمی کی وجہ سے ایسا ہے تو آج ہی اس کے ازالہ کی کوشش فرمادیں۔ اور جلد سے جلد اپنی حیثیت کے مطابق شمولیت اختیار کر کے جلد ادائیگی فرمادیں۔ جزاکم اللہ۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

دُعائے مغفرت

میرے خسر د ماموں محترم چوہدری عبید اللہ صاحب منہاس مورخہ ۲۰/۲۱ جنوری ۶۹ء کو بمقام بہوڑ و چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ پاکستان میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور ہم پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: قریشی محمد شفیع عابد
درویش۔ قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23-1652 23-5222

For all your requirements

in GUM BOOTS

- STRAIGHT HOSES
- TROLLY WHEELS
- EXTRUDED RUBBER SECTIONS
- RUBBER MOULDED GOODS
- RUBBERISED ROLLERS

AS PER CUSTOMER'S SPECIFICATION

PHONE : 24-3272

GLOBE RUBBER INDUSTRIES
10, PRABHURAM SIRCAR LANE,
CALCUTTA-13

ترسیلِ زر

سے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت مینیجر اخبار بدر کے نام فرمایا کیجئے۔

(ایڈیٹر)